جلد ۶ | بمبئی ۔ دوشنبہ ۴ ۔ رمضان المبارک ۱۳۱۹ھ مطابق ۱۶ دسمبر ۱۹۰۱ء | نمبر ۴۷

مقدمۃ الجیش

جو کہی سو جو کی بجائے

فرانسوالی شیخ شمال کی طرف بڑھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اُن کمبختوں میں اب مقابلہ کی طاقت تو ہی نہیں لیکن یہ کرسکتے ہیں کہ ادھر چھاپہ مار دیا۔ اُدھر چھاپہ مار دیا۔ کہیں تار کاٹ ڈالا۔ کہیں سے پٹری اوکھاڑ ڈالی۔ کہیں ریل کے ڈبے لے گئے۔ کہیں انجن کو الٹ دیا۔ غرض ایسی ہی ایسی خرافات کارروائیاں کرتے رہتے ہیں۔ گو کہ ایک ایک میل کے فاصلے پر سیکڑوں تھانے قایم ہیں مگر سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ کیسے بچ نکلتے ہیں پھر بھی نظر جانے کے ... جنگی افسروں کا اب یہ خیال ہے کہ ...

جاپان میں اردو

اردو زبان کا جو خاص گھر ہے وہاں تمام زبان کی ایسی مٹی خراب ہو کہ خدا کی پناہ۔ لفٹنٹ گورنر پنجاب نے (جو تشریف لیجا چکے) ذرا اس سے بیزار ہو کر ایسا عتاب فرمایا کہ گویا اوسکو دیس نکالے کی سزا دیدی۔ قطع نظر اسکے جو کمبخت یہ زبان نجریوں نے اسکی درگت بنائی ہے وہ بھی ظاہر ہے۔ غرض یہاں تو ہر طرح اسکی مٹی خراب ہے مگر یہ بھی خدا کی شان ہو کہ غیر ملک والے اس زبان کو نہایت لے چاو، انگریز تو سمجھتے ہیں وہ اسکو حاصل بھی کرنا چاہتے ہیں۔ جاپان کی نسبت سنا ہے کہ وہ طالبعلم اسی غرض سے کلکتہ روانہ بھی ہوئے ہیں کہ اردو سیکھیں۔ گورنری اور ... صاحب جاپان ... مدرسہ ...

وائسرای کی نیک نیتی

ہمیں ذرا شک نہیں کہ وائسرائے بہادر بہت ہی نیک نیت ہیں۔ رعایا پرور ہیں۔ اگر کوئی شخص ذرا سی بات کیطرف بھی انکو متوجہ کرنا چاہے تو وہ فوراً انصاف سے کام لینے پر مستعد ہو جاتے ہیں۔ ہم نہیں سمجھتے کہ انگریزی قوم میں یہ بات ہماری توجہ کے قابل ہے یا نہیں۔ حال کا ذکر ہے کہ گورنمنٹ جنرل بنگال کے دفتر کا ایک کلارک ... بہادر افسر کے جھگڑے میں پس گیا۔ بہت کچھ منت سماجت کی مگر وہ ... نا آخر ایک خفیہ عرضداشت حضور وائسرائے کی خدمت میں بھیج دی۔ آپ نے خفیہ طور پر ... کرا دیا ... نتیجہ ... بحال کر دیا ...

پھر جمع ہو گئے

ڈچوں کے سر پر خدا جانے کہاں کی شامت سوار ہے۔ ہماری بہادر فوج تو اونپر رحم کھا کر صرف اسی پر اکتفا کرتی ہے کہ جہاں سو دو سو ڈچوں کو اکٹھا دیکھا۔ اور سامنے دو دستے ہشت بہشت کے اونہیں پراگندہ کر دیا۔ ہماری بہادر فوج رحمدل ہے لہذا اسپر خوف خدا ہر وقت چھایا رہتا ہے۔ جب کہیں دو چار سو فوج اسکو اُچھلتے کودتے دکھائی دینگے۔ تو بے دھڑک ہو کے اسنے اونپر کبھی ہاتھ نہیں اٹھایا۔ اسکو فوراً یہ خیال آگیا کہ جو پہلے مر رہا ہو اوسکو گر مارا تو کیا مارا۔ فوج خود ہی خانمان برباد میں پہاڑ کی گھاٹیوں اور غاروں میں مارے مارے پھرتے ہیں۔ پھر یہ ماد ان کے لئے کیا کم ہے۔ غرض ان وجوہات سے ہماری بہادر فوج کو انپر ترس کھا کے اکثر موقعوں پر اون کی اچھل کود کو نظر انداز کر دیتی ہے۔ اور یہی کافی سمجھتی ہے کہ کسی جگہ اونکی جمعیت کا پاؤں نہ جمنے دو مگر وہ ایسے ظالم ہیں کہ اس حرکت سے باز ہی نہیں آتے۔ جنرل ڈیویٹ کی تمام فوج کو ہماری فوج نے گذشتہ مہینے میں تتر بتر کر دیا تھا اس وقت تو جنرل ڈیویٹ ہماری بہادر فوج کے مقابلہ سے ایسا غتر بود ہو کے غائب ہوا تھا کہ زمین کے کسی طبق میں بھی اسکا نام و نشان نہیں تھا مگر ستارے یا ہیں ہی جسکو دیکھا جا سکے بہشت کو چلے بیٹھے تھے مگر نہ جانے جنرل ڈیویٹ کو کیا منتر یاد ہے کہ جہاں اسنے پڑھنا شروع کیا ایسے ہو کل جمع ہونے شروع ہو گئے۔ چنانچہ حال میں سنا گیا ہے کہ سیلبورن کی جنوب میں جنرل ڈیویٹ کی ماتحتی میں پھر فوج اکٹھی ہونے لگی۔ لندن ٹائمز کا نامہ نگار

بس نام کی مستعدی ہے

ایک جرمنی اخبار فرانکفورٹر زیٹنگ نامی روس جرمن کی نسبت لکھتا ہے کہ وہ اس سال ضرور پاؤں پھیلائیگا۔ اور کس کے مقابلہ میں گورنمنٹ برطانیہ فاتح میدان ہے ٹرانسوال کے مقابلہ میں۔ کیونکہ وسط ایشیا کو جو اسوقت روسی وزیر کارروائی کر رہا ہے اوسکی مفصل خبر جرمنی اخبار کے نامہ نگار نے سینٹ پیٹرزبرگ سے لکھی ہے۔ روس اخبار نے بھی اس خبر کے متعلق اپنا بہت کچھ اعتبار ظاہر کیا ہے۔ اور گورنمنٹ ہوا خواہ کو خوف دلایا ہے کہ روس اب بغیر دھاندل کئے نہیں مانیگا۔ افغانستان کی سرحد پر ۱۳۰ میل لمبی مقام مرو سے خشک تک جو روس کی ریلوی بنائی ہے اوسکو بہت کچھ آسانی ہو گئی ہے آجکل سامان جنگ بڑی سرعت کیساتھ اُس لائن کے ذریعہ سے سرحد پر جمع کیا جا رہا ہے۔ ہر طرح کی مشینیں اور انجن وغیرہ بھی جمع کئے جا رہے ہیں۔ روسی وزیر جنگ نے ریلوے زجنگ کا کافی سامان کنارے پر جمع کر دینے کے لئے ساڑھے تین کروڑ روپیہ کی خواہش ظاہر کی ہے۔ اور بطور قرض روسی گورنمنٹ سے درخواست کی ہے۔ روس نے اسکی درخواست منظور بھی کر لی۔ روسی وزیر کا یہ بھی ارادہ ہے کہ سمرقند کے قریب ایک نئی لائن اور تیار کر ڈالے جو کہ تاشکند سے بخارا تک پہنچی غرض مقطع کا بند یہ ہے کہ ان باتوں سے جرمنی اخبار نے یہی مطلب نکالا ہے کہ روس گورنمنٹ برطانیہ کو مقابلہ کے لئے ضرور مجبور کریگا کیونکہ سب تیاریاں اسی غرض سے ہو رہی ہیں۔ اُسی خبر کی بنا پر

اخبارات بالکل فضول ہیں

اخبارات کیلئے یہ زمانہ ایسا نازک آگیا ہے کہ اونکا بند ہو جانا ہی بہتر ہے۔ ایڈیٹر اگر اپنی جان و مال کی خیر چاہتے ہیں تو اس نازک کام سے ہاتھ اوٹھائیں۔ ورنہ بیرنگ خدا گنج کو بھیجے جائینگے ہم تو سمجھتے تھے کہ دیسی ایڈیٹروں ہی کی شامت ہے مگر اب معلوم ہوا کہ زمانہ کی خرابیوں اور گورنمنٹ کی بے اعتنائیوں سے یورپین ایڈیٹر بھی بدقسمت دیسی ایڈیٹروں کے کچھ حصہ دار بن رہے ہیں۔ حال میں ایک مقدمہ مدراس میل پر میونسپلٹی کے پریسیڈنٹ کیطرف سے جو دائر ہوا تھا اسکی نسبت سبکو یہ یقین تھا کہ مدراس میل کا ایڈیٹر صاف نکل جائیگا۔ کیونکہ اسنے اپنے مضمون میں پریسیڈنٹ کی طرف کہیں اشارہ بھی نہیں کیا تھا۔ اخبار کے نامہ نگار نے اوسیر سفائی کی غفلت کا اظہار کیا تھا اور وہ بھی ناشائستہ فقروں میں نہیں یہی لکھا تھا کہ فلاں مکان میں جو ہیضہ کی واردات ہو گئی۔ وہ ڈاکٹری قاعدہ سے صاف نہیں کرایا گیا اور سیر کا فرض تھا کہ اُس مکان کو ڈس انفکٹ کرتا۔ بس اتنی سی بات پر پریسیڈنٹ صاحب بگڑ گئے۔ اور اپنے ماتحتوں کی بدنامی کو اپنی بدنامی اپنے ذمہ فرض کرکے دعوی کر بیٹھے۔ مدراس میل کے ایڈیٹر نے یہ سمجھا تھا کہ مقدمہ میں کچھ بھی جان نہیں ہے۔ اسلئے نامہ نگار کے بوجھ کو بھی اپنے ذمہ لے لیا تھا تاکہ پبلک میں اسکا اعتبار بڑھے۔ اُسے کیا خبر تھی کہ مجسٹریٹ صاحب ایڈیٹروں پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ انہوں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ ایڈیٹر پر (۲۰۵) روپیہ جرمانہ ٹھونک دیا۔ ایڈیٹر صاحب کا ارادہ ہے کہ اپیل کریں اور یقین ہے کہ ہائیکورٹ میں اس فیصلہ کی دھجیاں اوڑ جائینگی

اچھا رُو اچھایا

پولیس علی الخصوص کرتوت ہتھکنڈے سے مشہور ہی ہیں کہ چور شکار مل گیا اوسکو اس طرح مارا کہ پیر اوسنے پانی بھی نہ مانگا۔ لیکن مثل مشہور ہے کہ کبھی کا دن بڑا اور کبھی کی رات بڑی کبھی کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ پولیس کی بھی سٹی گم کر دیتا ہے۔ حال کا ایک واقعہ اخبار زمیندار نے عجیب لکھا ہے۔ فتح جنگ (پنجاب) کے قریب نارتھ ویسٹرن ریلوے کا ایک سٹیشن ہے۔ یہاں سے سڑک کی ایک آہنی ریل پڑی تھی کوئی شخص لے اوڑا تھا۔ پولیس سارجنٹ بڑی گرما گرمی کیساتھ اوسکی تلاش میں مصروف تہا وہ ریل سمجھے جانے کی تو تھی ہی نہیں جو یار لوگ اوسکو گلا گھونٹ کے ٹھکانے لگا دیتے۔ پولیس سارجنٹ سمجھ گیا کہ وہ کسی مکان میں لگائی گئی ہو گی اسلئے ہر ایک مکان کی دیکھ بھال شروع کر دی۔ ایک گاؤں میں دیکھا کہ وہ ریل بجائے کڑی کے چھت میں لگی ہوئی ہے اب کیا تھا وہ ریل کیا ملی سارجنٹ صاحب کو خدائی مل گئی۔ گھر والوں کو فوراً پتا جیلخانہ کی خوشخبری سنا دی۔ تمام گھر والے کانپ گئے مالک مکان قدموں میں گر پڑا اور کہنے لگا "در دگا ساب تمہیں مالک ہو مجھکو بچاؤ" آخر پولیس افسر کو اس غریب پر رحم آگیا کیونکہ مٹھی پوری طور پر گرما چکی تھی۔ اُس شخص کو سزا دی کہ اس ریل کو یہاں سے اٹھا کے گاؤں سے باہر تالاب میں ڈالدو۔ دیہاتوں نے ایسا ہی کیا۔ اور خاموش ہو کے بیٹھ رہے جب کچھ عرصہ گذر گیا اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اب اُس ریل پر اچھی طرح پانی پھر گیا۔ تو انہوں نے دونوں پولیس

زبردستی عیسائی بناؤ

کسی نے سچ کہا ہے کہ خدا گنجے کو ناخن نہ دے بعض خود پسند اور خود رائے یورپین جو اعلیٰ افسر ہو جاتے ہیں تو وہ اپنی مرضی کے لئے ایک ایک تجویز ایسی ہی نکال کھڑی کرتے ہیں کہ جس سے تمام حکومت میں بے چینی پھیل جائے۔ چنانچہ کلکتہ کے سابق لاٹ پادری ڈاکٹر ویلڈن نے ہندوستانی رعایا پر بڑی مہربانی فرما کے یہ تجویز گورنمنٹ کو سمجھائی تھی کہ ہندوستان کے تمام سکولوں میں انجیل کا درس دیا جائے جو نہ پڑھے اسکو زبردستی پڑھائی جائے۔ یہ تجویز کچھ ایسی تو تھی ہی نہیں جو ادھر منہ سے نکلی اور ادھر تعمیل کر دیجئی۔ یہ گویا لاٹ پادری صاحب نے سلطنت الٹ دینے کی تجویز کی تھی۔ یہ بات دوسری ہے کہ گورنمنٹ اپنی قوت اور عظمت سے سلامت رہجاتی لیکن ہندی رعایا میں جو جوشیلے فرقے ہیں وہ تخت الٹ دینے کی احمقانہ کوشش میں کسر نہیں اٹھا رکھتے۔ لاٹ پادری صاحب کے سر پر تو یسوع مسیح سوار تھے وہ عارضی طور پر ہندوستان میں نازل ہوئے تھے انہوں نے سوچا کہ اپنے نام کی سیخ بھی ٹھونک چلو تاکہ رعایا اور گورنمنٹ دونوں کچھ دن تو یاد کریں۔ ڈاکٹر ویلڈن بھی کوئی فرد واحد پادری تھا ولایت میں جاکر بھی نچلا نہ رہا اور اسی مسئلہ کو پارلیمنٹ کے حوالہ کر ہی دیا۔ انکو بڑی امید تھی کہ پارلیمنٹ ممبر مذہبی ترقی کا خیال کرکے ضرور اسے پاس کر دینگے مگر وہ حکومت کی باگ ہاتھوں میں لئے ہوئے ہیں اگر یسوع مسیح کی تعلیم کو عمل میں لائیں تو کل رعایا ہاتھ سے جاتی رہے۔ ہو جا۔ سر لیپل گریفن صاحب نے لاٹ پادری صاحب کی تجویز کی ایسی سخت مخالفت کی کہ جناب لاٹ پادری بہادر

اپنا سا منہ لیکر رہ گئے

سر لیپل گریفن پہلے تجربہ کار ہیں۔ وہ رعایا کی دلکو ہاتھوں میں رکھنا سب سے بڑا فرض سمجھتے ہیں۔ وہ شیخ سعدی کے اس قول کی خوب قدر کرتے ہیں۔ رعیت چو بیخ است و سلطان درخت۔ ہندوستان کی رعایا گو کہ بے دست و پا ہر طرح مجبور ہے۔ لیکن اگر خدا نخواستہ کل تو کیا چوتھائی حصہ بھی مذہبی جوش میں اٹھ کھڑا ہو جائے۔ اور کامل اتفاق کے ساتھ کمر بستہ ہو جائے یا وہ زبان علیہ الانجیل کی خدمت کو کھڑا ہو جائے تو لاٹ پادری صاحب کو فیض عام پہنچانے اور تمام مخلوق کو جنت میں لے پہنچنے کا اچھی طرح مزا آجائے۔ شکر ہے کہ سر لیپل گریفن بہادر نے رعایا کے مذہبی طریقوں کا بہت بڑا پاس کیا۔ اور لاٹ پادری صاحب کو ایسے دندان شکن جواب دئے کہ اونکا سارا جوش فرو ہو گیا۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ لاٹ پادری صاحب کو انجیل کی عام تعلیم کی کیا ضرورت آپڑی تھی ایک تو خواہ مخواہ کا شاخسانہ نکال کھڑا کرنا اس پر طرہ یہ کہ زہر دین اسپر یہ تاکید کر دینا ہو گا۔ مدرسوں کے لیے یہ ہدایت تجویز کر دی کہ اگر کوئی لڑکا انجیل پڑھنے سے انکار کرے تو زبردستی اسکو انجیل پڑھانا۔ افسوس کی بات ہے کہ پادری صاحبان اسلام پر الزام لگاتے ہیں کہ زبردستی شمشیر پھیلایا گیا۔ اور اپنے منہ نہیں دیکھتے کہ درپردہ وہ کیا کر رہے ہیں یہ زبردستی نہیں تو اور کیا ہے اگر علم کی تعلیم دیجاتی تو لوگ بزور شمشیر بنتے۔ پادری کی تجویز منسوخ کر دینے کے بدلے میں ہمکو خاموش رہنا ہی شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ انہوں نے

خوب تواضع کی

سرکار دولتمدار کیطرف سے جو ڈیپوٹیشن امیر صاحب مرحوم کے فاتحہ جلسہ مین شریک ہونے گیا تھا اوسکی کابل کی طرف سے خوب مدارات جلہ معقول آؤ بھگت کی گئی۔ انگریزی ڈیپوٹیشن جون ھی سرحد کابل مین داخل ہوا۔ فوراً محمد [illegible] خان فیض محمد خان و دوست محمد خان نے امیر صاحب کیطرف سے استقبال کیا۔ او راستہ کی حفاظت کیلئے امیر صاحب کی خاص فوج کے سو سوار ہمراہ رہے۔ جلال آباد مین بڑے اہتمام کی دعوت گورنر کیطرف سے دی گئی۔ جب یہ کابل پہنچے تو اور بھی زیادہ آؤ بھگت ہوئی۔ میمنہ باغ مین اوتارے گئے امیر حبیب اللہ خان صاحب نہایت تپاک سے پیش آئے۔ عجب نہین جو رسم تعزیت ادا کرنے اور تخت نشینی کی مبارکباد دینے کے ساتھ ھی سلطنتی معاملات کا بھی تصفیہ کر لیا گیا ہو۔ ڈیپوٹیشن کی کارروائی واقعی اسوقت بہت مناسب ھی۔ انکو وہان جانے سے بہت سی باتین معلوم ہو گئی ہونگی۔ ڈیپوٹیشن نے [illegible] نئے صاحب کی بھی زیارت کر کے بھانپ لیا ہوگا کہ کیسی طبیعت کا شخص ہے اور کیونکر [illegible] سکتا ہے۔ سرحدی وحشی جو [illegible] عمل کرو آمادہ [illegible] انکی بابت اگر [illegible] ہی سے [illegible] کے دن تصفیہ کر لیا جاتا تو بہتر ہوتا [illegible] سرکشون کا نچلا بیٹھنا ناممکن معلوم ہوتا [illegible] اگر معقول [illegible] دیجائے [illegible] ممکن ہوئیون تو ہماری فوجین انکی [illegible] کے ہر طرح سمجھا دیجئی لیکن بے اعتبار [illegible] نقصان ہوگا [illegible]

نشہ کے آثار

اہل ہند کو تشویش مین ڈالدینے کے لیے انگریزی اخبارات بھی گویا ولایتی مشین ہین۔ اون کے نزدیک کوئی بات نہین۔ ذرا سی کل مروڑی اور سے منون تشویش ھی تشویش ٹپک پڑی انگریزی اخبارات کے ایڈیٹر [illegible] خدا کے ایسی بے جاؤ کی سوجھتی ہے کہ سننے والے کے فوراً حواس باختہ ہو جائین۔ ہر سال ایک نہ ایک شگوفہ کھلادینا اونھون نے اپنا فرض سمجھ رکھا ہے وہ موقعہ ھی ڈھونڈھتے رہتے ہین کہ بات کے بتنگڑ بنانے کا کوئی ذرا سا بھی سہارا مل جائے تو میل کا میل بنادینا ان کے نزدیک کوئی بات نہین۔ انگریزی اخبارات کا ایڈیٹر [illegible] آنکھ نہین نشہ علیہ اللعنہ کا سمان ایسا چھایا ہوا ہے اگر چڑیا بھی [illegible] اڑتی نظر آئی تو صاحب بہادر فوراً ھی چونک اوٹھتے ہین۔ اور خود ھی چونک کر نہین رہ جاتے بلکہ دوہائی تہائی دیکر سارے ہندوستان کو خلجان مین ڈالدیتے ہین۔ تین چار برس ہوئے جو اکثر انگریزی اخبارات نے اس بنا پر اہل ہند کو غدر کی خوشخبری سنادی تھی کہ انکو بعض مقامات سے درختون پر چھاپے لگنے کی خبرین پہنچ گئی تھین۔ اب پھر کلکتہ کے ایک انگریزی اخبار نے یہ شگوفہ چھوڑ دیا جو بنیاد صرف اتنی ہے کہ کلکتہ کی [illegible] کی آفس مین چند چور آئے اور وہ بجائے مال چرانے کے میز پر ایک بندوق رکھکے چلتے ہوئے ایڈیٹر صاحب اسکو سخت بد شگونی سمجھے اور انہون نے اس کارروائی کا یہ نتیجہ نکال لیا کہ اب انگریزون کی جان کی خیر نہین۔ اوس کے نزدیک انگریزی [illegible] یا چھوئی موئی کے درخت مین کہ ذرا بھی ہوا یا [illegible] لگی اور انکا [illegible] ہوگیا۔

پھر گر مل گئے

آجکل جو ہماری بہادر گورنمنٹ کو [illegible] ہوئے جنگ جنوبی افریقہ کیطرف متوجہ ہو رہی ہے اس تو یہی سمجھ مین آتا تھا کہ بس اب ایک آدھ ھی مہینے مین ڈچون کا خاتمہ ہو جائیگا مگر اب قرینہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ بہادر جس قدر لڑائی پر زور دیتی جاتی ہے اوسیقدر ڈچون کا جوش بڑھتا جاتا ہے۔ وہ گندہ ناتراش جاہل مرکب تو ہین ھی اونھون نے یہ دل مین ٹھان لی کہ اول ہرانا آخر مرنا پھر مرنے سے کیا ڈرنا۔ علاوہ اسکے اگر اونکو اپنی بہادری پر گھمنڈ بھی ہو گیا ہو تو عجب نہین۔ وہ ضرور اپنے دل مین یہ سمجھ گئے ہونگے کہ ہماری جمعیت انگریزی فوجون کے مقابلہ مین مٹھی بھر سے زیادہ نہین۔ پھر جو گورنمنٹ برطانیہ زور پر زور دیتی چلی جاتی ہے اور بے ضرورت بھی کمک لندن سے بھیجی چلی جاتی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ گورنمنٹ پر ہماری شجاعت کا رعب چھا گیا ہے۔ لہذا یہ موقعہ ہاتھ پاؤن ڈھیلے کر دینے کا نہین۔ اگر تھوڑے دن بھی ہم اور جمے رہے تو عجب نہین کہ انگریزی فوجون کے ہاتھ پاؤن ڈھیلے پڑ جائین۔ غالباً اسی خیال نے ڈچون کو آجکل معمول سے زیادہ مستعد بنادیا ہے یہی وجہ ہے کہ بجائے سست ہونیکے وہ اور زور پکڑتے جاتے ہین۔ جنرل بوتھا پہلے تو بالکل سست پڑ گیا تھا مگر اب وہ پھر چاق چوبند ہو گیا۔ گذشتہ مہینے مین اسکی بیوی نے اسکا [illegible] اکھڑ یا ہے اسوجہ سے شاید اسکی ہمت اور بڑھ گئی ہوگی۔ بہتون نے یہ خیال کیا ہوگا کہ غالباً [illegible] پدر نتوانی کرد [illegible] تمام کند کا مصداق ہوگا [illegible] پولیٹیکل [illegible] بعض [illegible] کی کیا ضرورت ہے [illegible]

اب دیکھین کیونکر بجھتی ہین

گرنمنٹ بہادر بھی اب ڈچون کے پیچھے ہاتھ
دہو کے پڑ گئی ہے۔ گو کہ یہ قوم سرداروں کو
آجکل صلح کی طرف مائل کر رہی ہے۔ اور صلح کی
شرائط اونکو سمجھا رہی ہے لیکن خود یہ بھی سمجھتی
ہے کہ قوم اونہی لوگون کے ہاتھ مین ہے ایک
دفعہ انہون نے صلح کے بارے مین لارڈ کچنر
بہادر کی جیسی کچھ حقارت کی تہی یہ بھی اسے معلوم
ہے۔ اسلئے اسنے پہلے ہی سوچ لیا ہے کہ اگر
قوم سیدھی طرح مان گئے تو مان گئے۔ ورنہ پھر
انکی معقول سرکوبی کر دیجائیگی۔ گو کہ اب
بھی یسوع مسیح کی عنایت سے ٹرانسوال کے
میدان کارزار مین انگریزی فوج کم از کم ڈچون
سے پونے آٹھ حصے زیادہ موجود ہے۔ اور
وہ ایسی بہادر ہے کہ اپنے سے ۸ حصے زیادہ
گروہ دشمنون سے بھی جنگ کر سکتی ہے۔ مگر پھر بھی گورنمنٹ
نے بخیال دور اندیشی یہ ارادہ کر لیا ہے۔ کہ
ڈچون کی سرکوبی کے لیے اور فوجین بھیجی
جائین۔ فوجون کی تیاری شروع ہو گئی ہے
اخبار ڈیلی میل لکھتا ہے کہ کیپ کیطرف یہ
فوج جو اچھی موٹی تازی ہوگی۔ بہت بڑی
تعداد مین عنقریب روانہ ہو جائیگی یومنری
کی بابت بھی یہ فیصلہ کر دیا گیا ہے کہ انمین
بھی ترقی کر دیجائے۔ خارجشدہ سپاہی اور
پرانی فوجون کے دہقانی سب اسمین بھرتی
کر لئے جائینگے۔ بس اب کیا ہے یہ فوجین
ٹرانسوال تک پہنچ جائین۔ پھر دیکھنا
تماشہ۔ نابکار قوم جو ہون کے بل نہ ...
پھرین تو ہمارا ذمہ۔ ابتک گورنمنٹ نے خود ملائم
کارروائی کی اسیوجہ سے قوم سر پر چڑھتی گئی اب ...

سرحدی وحشی بھی بھڑک اٹھے

گذشتہ ہفتہ ہم وزیریون کی بابت یہ خبر دیچکے
تھے کہ ہماری فوجین جو اونکا محاصرہ کئی ہوئی
تھین۔ وزیری جرگے نے اونکا ناک مین دم
کر رکھا تھا۔ ایک دفعہ پیمائش کرنے والی
جماعت پر حملہ بھی کر ڈالا۔ اور کئی آدمیون کو
مار بھی گئے۔ اور مال بھی لے گئے۔ اس کے
علاوہ چھوٹے چھوٹے حملون سے دق کرنے
لگے ہین اسلئے ہماری فوج نے اونکا معقول
علاج کر دیا۔ دبے پاؤن وزیریون پر اسطرح
چڑھائی کر دی کہ اونکو ذرا بھی آہٹ نہین
معلوم ہوئی۔ رات کی تاریکی مین بلائے ناگہانی
کی طرح اونپر جا پڑی۔ وزیری جرگے کے
ہاتھ پاؤن پھول گئے۔ اور تمام فرقہ ستپٹا
گیا۔ اس گھبراہٹ مین بھلا کوئی کیا مقابلہ
کر سکتا۔ دو چار گھنٹے ہاتھ پاؤن مارے
آخر کو پاؤن اوکھڑ گئے۔ ہماری فوجون نے خوب
دل کے ارمان پورے کئے۔ اون کے بیسیون
کھیت خاک مین ملا دئے۔ اور اون کے برج
جو بطور قلعون کے ہوتے ہین زمین دوز کر دئے
غرض اپنی دانست مین اونکی حالت ایسی کر دی
کہ ایکبارگی تو سر نہ اوٹھا سکین۔ ہم بھی یہی
سمجھے تھے۔ کہ اس ناگہانی حملہ نے کچھ دن کے
لئے سرحدی وحشیون کی کمر ضرور توڑ دی ہوگی
وزیری جرگہ تو گیا آسپاس کے اور جرگے بھی
ضرور انگنی ہون گے مگر اب سنا تو یہ سنا کہ وزیری
جرگہ ابھی قابو مین نہین آیا۔ ہماری فوج نے
خفیہ حملہ سے انکی سرکوبی تو خوب کر دی تھی مگر وہ اس
بزدلانہ کارروائی سے اور بھڑک گئی ہے اب ...
مرنے مارنے پر کمر باندھ لی ہے ہماری فوج کے مقابلہ مین ہے

بس اب ڈچون کی خیر نہین

دنیا والو اب یقینی طور پر سمجھ رکھو کہ اسی مہینے
مین ڈچون کا خاتمہ ہے۔ اور خاتمہ بھی کیسا؟
بالکل صفا چٹ میدان۔ اب تک تو انگریزی
افسرون نے نرمی اور احتیاط سے کام لیا۔
مگر بس اب وہ دن گئے۔ یون تو پہلے بھی ...
افسر بہادر وقت پڑنے پر معمولی شجاعت
کام لئے بغیر ہرگز باز نہین رہتے تھے مگر اب
وہ غیر معمولی شجاعت سے بھی کام لین گے۔ اب
تک جو نامعقول فوج اپس کرتے باز نہین آتی
اوسکی خاص وجہ یہ تھی کہ لارڈ کچنر بہادر الگ
ہی الگ رہتے تھے۔ اور وہین سے بیٹھے بیٹھے
حکم چلایا کرتے تھے کہ گروہ کو یہان جاؤ
وہان جاؤ۔ ادھر سے کمک دباؤ۔ اودھر سے فوج
دباؤ۔ پیچھا چھوڑ دو۔ آگا پکڑ دو۔ غرض اپنے کمرے
مین آسائش سے تنہا مین جنگ کے نقشے قائم کئے
جاتے تھے۔ اور وہین افسران فوج کو سمجھا دیا
جاتا تھا۔ وہ حتی الامکان لکیر کے فقیر بنے رہتے
تھے۔ اگر کامیابی ہو گئی تو لارڈ کچنر بہادر نے
کیا کچھ ہین۔ ... بڑے
چلتے پرزے ہین۔ اور اگر ناکامی ہوئی تو افسر
نالائق۔ سمجھنے کی غلطی یا تعمیل کا قصور کیا
کی۔ لارڈ کچنر بہادر جیسے جناب کمانڈر انچیف
مگر کسی مرتبہ یہ نہین ہوا کہ لارڈ کچنر بہادر نے
نفس نفیس بذات خود بھاگتے ہوئے ڈچون
کو گھوڑا دوڑا کر پکڑا ہو۔ عجب نہین جو ...
سے فوجی افسر بھی لیکن گھبراتے ہون ...
علیہ نہین کہ بہ تہذیب ورنہ بجا رہ ڈچون کی
بہادر کو للکارا ہو کہ تنہا مین بیٹھے بیٹھے کیا
ہو۔ میدان مین نکلو ... خوش کیا اور ...

ہماری کمزوریاں

ہماری شاعری اور انشاپردازی

اگرچہ یہ مضمون معاشرت کی ایک شاخ ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ بہت بڑی شاخ ہے۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ باغ معاشرت کی سرسبزی اسیکی لہلہاہٹ منحصر ہے۔ اور اس شاخ کا اثر باغ کے ہر درخت کے ہر برگ و بار اور رگ و ریشہ پر عجیب طرح سے پڑتا ہے۔ دنیا مین جس قوم کا طرز تعلیم عمدہ ہوا اور جسکی شاعری مفید رنگ مین اعلیٰ درجہ کو پہنچگئی یا جس مین انشا پردازی کا بول بالا ہوا اوس کے خیالات پاکیزہ ہو گئے اور وہ دنیا کی اور قومون سے بڑھی چڑھی رہی اور سب مین ممتاز و فائق بن گئی۔ کسی زمانے مین ہماری شیرازبانی کی بھی دھوم مچی ہوئی تھی اور ہماری جادو بیانی کا بھی لوگ لوہا مانتے تھے۔ ہماری شاعری دوسرون کی شاعری پر فوق رکھتی تھی۔ ہماری انشا پردازی دنیا کی انشا پردازیون کی جان تھی۔ ہمارے خیالات تمام عالم کے خیالات سے پاک و شستہ گنے جاتے تھے۔ لیکن کچھ تو زمانہ کے الٹ پھیر سے وہ بات جاتی رہی اور کچھ ایسے کرتوت ہم نے ایسے کئے کہ وہ باتین کھو ڈالین اور سارے اوصاف پر پانی پھیر دیا ہے۔ ہم نے اپنی شاعری کے وسیع میدان کو تنگ و تاریک ... انشا پردازی کے صاف اور چلتے ہوئے ... گندہ اور اپنے پاک خیالات کو ناپاک ... ہماری شاعری مثنوی زہر عشق و بہار عشق ... اور بد مذہبی کیچڑ مین پھنس گئی۔ ہماری انشاپردازی ... اور ... نذیر ... علم ... شر ... جیسی ... کی گہری دلدل مین پھنس گیا اور ہمارے پاکیزہ خیالات فرضی عشق و عاشقی کے فسانون مین مصروف ہو گئے۔ یا تو ہمارے رجز و قصیدے میدان جنگ مین تیغ و تبر اور تیر و سنان کا کام دیتے تھے یا ہماری تصنیفات ایسی بُری گت کو پہنچ گئین کہ اونکے پڑھنے سے اخلاق پر بُرا اثر ہونے لگا۔ خیالات کی وسیع سرزمین تنگ ہو گئی۔ ندیان بنگئین۔ اس بیان سے اگر کلیجہ منہ کو آئے تو کیا ہو۔ انجمین اگر خون کا دریا نہ بہائین تو کیا کرین۔ دنیا کی تواریخ مین کہین ایسی خرابی کا پتہ نہین چلتا۔ جس خرابی سے ہماری قوم کا ستیاناس ہوا۔ ہماری کوئی بات پہلی سی نہ رہی۔ نہ جوش ہاشمی رہا نہ ہمت محمدی رہی۔ نہ اوس خلوص کا پتہ ٹھکانہ ہے نہ اوس بچی عدالت کا نام و نشان باقی ہے۔ نہ غیرت و حیا ڈھونڈے ہاتھ لگتی ہے اور نہ ریاضت کا کہین کھوج ملتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح ہماری قوم کی ترقی بے مثل تھی اوسی طرح اوسکی تباہی و بربادی بھی لاثانی ہوئی۔ الغرض جہان ہمنے اور اوراوصاف نیک پر پانی پھیرا تھا۔ شاعری۔ انشا پردازی۔ اور عمدہ خیالات کا صرف صفایا ہی نہین کیا۔ بلکہ انکی دلفریب اور دلاویز مورتون کو ایسا بدنما کر ڈالا کہ دیکھنے والا انھین دیکھکر نفرت کرنے لگے اور ہر ایک انہین حقارت کی نظر سے دیکھنے لگا۔ ہمارے بڑے بڑے زبان آور شاعر جو اپنی زبان سے تیغ کا کام لیتے تھے بدنام ہو گئے۔ اور ہمارے اعلیٰ درجہ کے انشا پرداز و منشی جو خطبون کے ذریعہ سے دلونمین تحریک پیدا کرتے تھے تمام دنیا کی نگاہون مین حقیر ہو گئے۔ ہمارے علوم کی اصلی بنا تو عرب کا ذخیرہ نظم و نثر ہے۔ گو جو کچھ ہمارے ہندوستان مین تھا اوسمین ملک فارس کے مصنفین کی کوششون کا بہت ساحصہ ہے۔ یہان فارس کے بادشاہون کے ساتھ اونکی دولت و اقبال کیطرح بڑے ناظم و نثار بھی آتے گئے اور اپنی وراثت آبائی کو ساتھ لائے۔ اونکے کیا کہنے ہندوستان جیسے زرخیز اور وسیع ملک کی بادشاہت جن مصنفین کو ہر طرح ہر حالات موافق ہے وہ ذہن رسا اور وہ نادر طبائع اپنا جوہر اصلی دکھلائے بغیر نہ رہین۔ اور اپنے گوہر لیاقت کو بے چمکائے نہ رکھ سکین۔ انکے سامنے بڑے بڑے مشاق شہسوار میدان سخن دوڑ مین پیچھے رہ گئے اور انکے سمند طبع کی تیزیون کو دیکھکر لوگ تعجب سے اونکا منہ تکنے لگے۔ افسوس ہے تو صرف اتنا کہ اخلاف سلاف کے بے نہ پیدا ہوئے اور سی ایک لکیر کے فقیر بنے رہے۔ اور جو میدان اونکے بزرگون نے اپنی جولانیون کے لئے اختیار کیا تھا اوسکو وسعت دینے کی بجائے یہ لوگ اوسے اور تنگ کرتے گئے۔ تمام دیوان اور تمام مثنویان الٹ جایئے۔ ان چند باتون کے سوا ہیر پھیر کے سوا اور مضمون کم ملیگا۔ شہباز فکر جسے قدرت نے ہمیشہ روش ہوا پر سوار رہنے اور بڑے بڑے بلند پرواز پرندون کے شکار کے لئے بنایا تھا ایک زغن زخم خوردہ کی طرح کسیکے سایۂ دیوار مین پناہ لیتا ہوا اور کسیکے گھر کا طواف کرتا ہوا زمین پر ہی چکر لگاتا نظر آئیگا۔ اور دوسرون کے مارے ہوئے شکار سے شکم پُری کرتا ہوا دکھائی دیگا۔ جدائی کا ماتم وصال کی خوشی۔ زلف و چوٹی کی تعریف موہوم کمر کی لچک۔ اپنی سیہ بختی کی مذمت۔ سراپائے محبوب کی صفت۔ آسمان کی گردش اور انقلاب روزگار کی شکایتین۔ اشک

کا دریا لہرین لیتا ہوا - رقابت کے اونچے پہاڑ آسمان سے باتین کرتے ہوئے بس یہی مضامین ہین جن کے تذکرہ مین ہمارے ہین شاعرون اور طبیعت دار منشیون نے اپنے بیش بہا فنون اور عقل رسا کے انمول جوہرون کو صرف کر دیا - اور سبھون نے انہین مضامین کے بال کی کہال نکالی - یہ لوگ اگر ہمت سے کام لیتے اور ہر شخص اپنے لئے نیا راستہ نکالتا ہوا قدرت کے وسیع میدان اور غیر محدود صحرا مین جا نکلتا تو خدا جانے یہ لوگ کیا کیا گل کہلاتے - اور لہلہے کیسے کیسے عمدہ اور سرسبز باغ لگاتے - کیونکہ خدا نے اُن کی طبیعتون مین اسلئے وہ جوش کا زور اور اُن کے سرون مین پرلے سرے کا شعور عطا کیا تہا - تواریخ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ جیحون اور سیحون کے دوآبے سے ہی دُنیا کے اکثر حصص مین آبادی پہیلی ہے - لامحالہ شاعری و انشا پردازی کی جڑ یہین ہی ملک ہون گے - اور دستور کے موافق پہلے پہل یہان کے باشندون کے سرون مین ہی بہادری و دلیری کے شور پہرے ہون گے - چنانچہ وہان کیسے کیسے دلیر و بہادر ہو گذرے ہین جن کے کارنامون سے پرانی کتابین بہری پڑی ہین - ان کی ایک شاخ ایران مین گئی - ایک حصہ ہندوستان آیا - اور ایک جماعت ترکستان مین پہنچی - ایرانی بڑہے - پہلے پہولے ہندوستان تک پہیلے - مگر اب رو بہ انحطاط ہین ہندوستانی جنگجوئی کو تو جلدی کہو بیٹھے - مگر علم و فضل مین کچھ عرصہ تک باپ دادا کا نام خوب روشن کیا - چنانچہ اون کے علوم کا چراغ اسوقت تک ٹمٹما رہا ہے - فرنگستانی اتحاد نے

تو پیچھے رہے ہوئے نظر آتے ہو - مگر چند صدیون مین ترقی کی راہون کے ماہر ہو گئے ہین - اور علوم فنون کی روشن مشعلین لے کر ہندوستان کے بھائیون کو جو عربی اسلامی اور ایرانی تہذیب کا معجون مرکب ہین فائدہ پہنچانے کیلئے یہان بہی آ پہنچے ہین - اس وقت اس نئے اثر سے اس مرکب تہذیب والی جماعت کے علم ادب پر روشنی کے مختلف سرچشمون سے مختلف رنگون کی روشنی پڑ رہی ہے - مگر اب تک اردو کی لالٹین ایرانی روشنی کی جہلک سب سے زیادہ رکہتی ہے اس جہلک کو قائم رکہنا اور دیگر مفید رنگون سے فائدہ اوٹہانا اب ہمارا مقصد ہے - تاکہ ایک نئے علم ادب کی بنیاد رکہی جائے جس پر یہ شعر پوری طرح صادق آ جائے

بے زبان ایک ادا چار مرے
اس کی ہر بات مین ہزار مرے

مصنفین اور شعرا کو اب جان لینا چاہیے کہ زمانے نے کروٹ بدلی ہے اور اون کی کامیابی اسی مین ہے کہ وہ بہی اسکے ساتہ کروٹ بدلین - ہر تصنیف کی زبان خواہ نظم مین ہو یا نثر مین شستہ اور پاکیزہ اور صاف اور سلیس رکہنے کی کوشش کیجائے - جو قصے بیان کئے جائین اونمین موجودہ فسانہ نگاری کی خوبیان سب داخل کیجائین - اور اس بات کا بہت خیال رکہا جائے کہ انکا اثر اخلاق پر عمدہ اور نیک پڑے - کتاب کی تصنیف کے پہلے یہ بات اچہی طرح سوچ لیجائے کہ اس کی علت غائی کیا ہوگی - مغربی خیالات اُردو مین لائے جائین - مگر محض ترجمہ ہمارے لئے زیادہ فائدہ مند ہو گا - بہتر ہو کہ مغربی

اور کچھ مشرقی رنگ ملا کر ایک نئی چیز پیدا کیجائے جو دونون کی خوبیون سے متصف اور دونون کے اور دونون کے نقصون سے مبرا ہو -

لیاقت حسین - ہمت بہاگلپوری

مصنوعی مبلغ

ابو المذاق مولانا پنچ بہادر صاحب ام اللہ بعد سلام کے گذارش ہے کہ زمانہ کی نیرنگیون نے انجناب علیہ المدفون والمرحوم کو ایسا بزدلہ اور ڈرپوک بنا دیا کہ حضور کے اجلاس مین یک بیک ورگوش آتے ہوئے کان خرگوش کے مانند کہڑے ہوتے ہین - کیونکہ اول تو آجکل آپ کے دربار مین بال کی کہال اور کہال کی چربی نکالی جاتی ہے - دوسرے سڈیشن کا بازار اب گرم ہے جیسا کہ باورچیخانہ کا شوربا افیونیون کا حقہ - لہذا ما بدولت نے چچا سعدی علیہ الرحمۃ کے اس قول کا گوشہ عافیت مین دوزانو ہو کر وظیفہ کر لیا ع ہیچ آفت نرسد گوشہ تنہائی را ابہی بندہ درگاہ نے پورا چلہ ختم نہین کیا تہا کہ مبلغ علیہ السلام کی جہنجہناہٹ حضور کے کانون مین جہنا جہن چنا چہن آنے لگی - پہر کیا تہا ما بدولت دونون کان پکڑ کر جہم سے اوچہل پڑے ہوئے زیبا ملاحظہ کرتے ہین کہ ہم آپ کو اور آپ ہم کو نصیحت کرتے ہین کہ خبردار خبردار اس چنا چہن کو دیکہ بہال کے لینا - کیونکہ یہ وہ مصنوعی مبلغ ہے جس کو شیخ پیر بخش حولدار نے مقام سہرورد ضلع گہنہ دو تین فقیرون کو تنہا گئے ہوئے گرفتار کیا جب یہی مقام مذکورہ بالا مین پولیس علیہ الرحمۃ کی نظر سے دو ایک مصنوعی مبلغ گذرے آپ خیال فرمائیے کہ پولیس کتر دے سے دور یا

کر دیتی ہے کہ تم کو چچا عزرائیل نے مارا ہے یا حضرت انسان نے - پھر اسکا دریافت کرنا ادھر کے نزدیک کیا بڑی بات تھی جھٹ پٹ اوس کی کھوج میں روانہ ہوئی - چلتے چلتے کیا دیکھتی ہے کہ جنگل کے بیچوں بیچ پانچ نفر فقیر نشستہ اند - جا کر دریافت کیا کہ تم کون ہو اور کہاں جاؤ گے تو حضرت نے جواب دیا کہ حضور ہم لوگ فقیر ہیں جنگل میں گذر کرتے ہیں - مگر اون کے قریب کوئلہ کا ڈھیر لگا ہوا تھا - اسوجہ سے ان حضرت کے کان کھڑے ہوئے کہ ضرور دال میں کالا ہے - پھر خانہ تلاشی کی نوبت آگئی بعد تحقیقات کے معلوم ہوا کہ ان کے پاس مٹی کا سانچہ اور آہنی اوزار مثل سناروں کے تھیلہ میں پڑا ہوا ہے اور دو چار روپیہ جن پر ابھی خامی تھی رانگ کی موجود ہے - یہ دیکھ کر جمعدار صاحب نے تینوں کو گرفتار کر لیا - اور دو نکل گئے جب یہ گرفتار ہو گئے تو جمعدار نے اپنے سامنے اون سے سکہ چہرہ شاہی بطور نمونہ کے ڈھلوایا وہاں کیا تھا رانگ لگایا اور جس سے سانچہ میں ڈالا اور ڈھلوا لیا - جب ملزموں نے دیکھا کہ اب ہم صیاد کے پنجہ میں ہیں تو دونوں نے کہا کہ اگر تم ہم کو رہا کر دو تو ہم مبلغ ۳۰۰ روپیہ کلدار تمہارے نذر کریں چنانچہ جمعدار نے کہا کہ لاؤ ہم چھوڑ دیں گے بد قسمتی سے یہ کلدار ان لوگوں نے زمین سے کھود کر [illegible] کے اوپر [illegible] ہوئی تھی اب جمعدار نے بہادری و ایمانداری کا اظہار کیا یعنی مبلغ ۳۰۰ روپیہ کلدار اور مبلغ [illegible] مصنوعی ایک چالان کر دی - یہاں کیا تھا جھٹ پٹ حضرت سلامت اچار ڈال دئے گئے

اور اب ان دونوں کی تلاش ہو رہی ہے - دیکھئے کب جال میں آتے ہیں - باقی نتیجہ کار بد کا بد ہے -

وہی ہے کہ مسٹر قیامت نگار [illegible]

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے خصوصاً حضرت مبلغ جی سے

مزا آتا ہے

صاحب کے بہرہ خانساموں کو کہاریوں سے بغلگیر ہوتے ہیں - افسران پولیس کو جھوٹے مقدمہ چالان کرتے ہیں - مسلمان بھائیوں کو [illegible] ہنکارتے ہیں - انٹرنس پاس کو عینک لگاتے ہیں - مسٹر ہی فرنگنگ - بلڈی کہتے ہیں - ڈاکٹر ہو کر ارشین کے معنی ہیں - بیبیوں کو ڈپٹی پادریوں پر جھوٹی ڈگریاں حاصل کرتے ہیں - وکیلوں کو جھوٹ کو سچ اور سچ کا جھوٹ بناتے ہیں - زنجانہ کے خزانچیوں کو لوٹ کھسوٹ مچاتے اور ڈبل رول کہلاتے ہیں - نیچریوں کو گدڑ تاج پہنے ہیں پارسیوں کو انگریزی طرز تقلید کرتے ہیں - ستے کرسچین کو پوا سا ٹوپ لگاتے ہیں - بعض اصحاب بہار کو اپنی بیٹی نیلام کرتے ہیں - رنگیلیوں کو انگریزوں کے ساتھ ایک میز پر کھانا کھاتے ہیں - الہ آباد کے عام لوگوں کو اچکن اور ڈبل روٹی میں - بنگالیوں کو کھلکھ کسرٹ ہیں - برہمنوں کو کناگت کھاتے ہیں - ہم کو پنچ بہادر کے نامہ نگاری میں -

مشکل بلکہ ناممکن نظر آتا ہے

دنیا میں رہ کر تہمت سے بچنا - بقالوں کا بے ایمانی سے باز رہنا - اس عہد میں رشوت کا بند ہونا - عدالت میں جا کر جھوٹ نہ بولنا -

آریا اور ستان [illegible] داموں کا ایک ہونا - بنیر بی اے - ایم اے پاس کے انگریزی عملداری میں روزگار کا ملنا - حضرت روس کا ہندوستان میں تشریف لانا - ہماری شاہی فوج کا کسی مورچہ پر شکست پانا - بدون حضرت شیخ کے دنیا میں آرام کے ساتھ گذر ہونا - ہندوستان میں اتفاق پیدا ہونا - نامعقول بوڑھوں کو اپنی بدمعاشیوں سے باز آنا - سرکار انگریزی کی پولیس کی سرگرمی سے باز رہنا - شہنشاہ پیکنگ کا ملک ہند سے دست بردار ہونا - ہندوستان کو فلاح نصیب ہونا -

[illegible] - الہ آباد

قطعہ تاریخ شادی کتخدائی جی اختر حسین صاحب تخلص عرش از احقر نور محمد انور مدرس [illegible]

بنگلے ز نشہ برآئیں دل کی امیدیں تمام
عرش صاحب کی خدا کے فضل سے شادی ہوئی
بادل شاد و در جادو رقم لکھ یہ سال
کیا مبارک آج شادی خانہ آبادی ہوئی

ایضاً از محمد الیاس تخلص برق ۱۳۱۹ھ

عرش شیریں کلام [illegible] بنگلے ز فضل ایزدی
کیوں نہ ہو شادمان احباب ہو دل کے ارمان پورے
بے سر انتہا لکھو اسے برق
کہ خدا اب جناب عرش بنے
۱۳ ۱۹

انیسویں صدی کا صفوۃ المصادر

استادن - بہروروں کی تعلیم کے لئے کھڑا ہونا
پوشیدن - کوٹ پتلون پہننا -
نواختن - ہارمونیم بجانا -
دادن - دوست کو دغا دینا -

مُردن - کسی بُت کے عشق میں مرنا -
کُشتن - پلیگ بنا کر کسی وِکٹوریہ لالہ جی کو مار ڈالنا -
بہلا آوردن - خوشامد و فریب سے مطلب نکالنا
ہشتن - ماں باپ کو چھوڑ دینا -
خواندن - ناول پڑھنا -
انداختن - دو شخصوں میں نفاق ڈالنا -
گرشتن - گرجا میں ہو کر گذرنا -
بودن - لامذہب ہونا -
ستودن - ہر بات میں اپنی تعریف کرنا -
باقی آئندہ

ف

ب - اے - سس - مراد آباد

صنم آمد صنم آمد

از کجا آمد - از علی گڈہ -
چیست - سنگ بے وزن -
چہ پرستش - سونا چاندی -
سواری چیست - بگھی -
پوشاکی چیست - سنہری -
چہ آوردہ - انداز و خیالات -
چہ خواہد برد - حجاب عورات -
چہ میگوید - مزخرفات -
چہ میخورد و شغل میکند - پھر کیا شراب و کباب -
دوست چیست - موٹا ڈنڈہ -
در دل چیست - خیالات گندہ -
بر سر چیست - کلاہ و مطر -
چہ کار - گروش چون پرکار -
مصرعہ ہم یاد داری - خر عیسیٰ اگر بمکہ رود
چون بیاید ہنوز خر باشد -
مصرعہ دوم یاد داری - بولے وہ صفت شیطان میں بھی نہ تھا -

سب ہی خصلتیں جناب میں ہیں -
مثل ہم یاد داری - بولے - کوا چلا ہنس کی
چال اپنی بھی چال بھولا -
چیستان یاد داری - بولے آدمی ہو وہ کانہ کا
گھیا باندھ جین جام کی -
لنگوٹ باندھ رہ گیا - جو چھپتا وہ ... کا -

ف

شیدا - بارہ بنکی

پولٹیکل شبرات

اے حضرت شبرات مبارک اب کے تو
واللہ عجیب رنگت والی شبرات ہوئی - کبھی تو بڑی
چیز ہے فصلی عارضوں کے صدقے سے ان کی
کا تیل بھی ہاتھ نہ لگا - قحط سالی رو بسکٹ کر کے
باندھ کر ایسی سر ہوگئی کہ تو بہ ہی توبہ - قحط سالی کیا
ہو گئی - کمبخت ربڑ ہو گئی کہ کھنچتی ہی چلی جاتی ہے
اب غور کیا جائے تو شبرات کو حلوا ، روا ہے
بغیر اسکے بہشت حرام ہے - ان اولٹ پھیرے
کچکر لگنے - پولٹیکل پڑیاں جن کن دماغ کو
دودھ پلا چڑھ گئی اور سو وقت تو یہ ہی سرخی و سرخی
کو چاہیے انا جی کا چرخا پیک ایمن کمپنی کے
یہاں نیلام ہو جائے مگر نیچے کا ایک آدہ نوالہ
حلق سے ضرور اُتر جانا چاہیے - بچوں بچے
لیے شوق شادی شب کا شغلہ بھی ضرور ہونا چاہیے
غرضکہ ان قدر چھوٹے بڑے سب بجانب پنجاب کسطرح جا بجا گھومنے
لگے - مزاج ٹھکانے نہ رہا تیا صفت بن کے
سر دے خریدے خریدتے حبشی ہو گئے - اگر
سچ پوچھئے تو ہماری کیا شبرات ہے - سدا اصل
مقدس جلسوں اور قومی کانفرنس والوں کے
لیے دن عید رات شبرات ہے - بگھراروں کے
دماغ خنگ ہیں - ہوائی کسطرح آسمان پر چکر لگاتی ہیں

ہیں اسپیکروں کی کھپت پر کھپت آ رہی ہے
مگر پھر بھی تو ڑا ہو رہا ہے کہ ایک آنا ہو گئی - دوجن
بیچارہ والا معاملہ ہو رہا ہے - ہمارے مہین پر اثر
اسپچوں پر مہتاب کی طرح چھوٹے چھوٹے اور
گردوں کیطرح پھوٹ پھوٹ رونے والے ابھی
سے اُدھار کہا بڑے دیکھا چوکڑی لگا رہے ہیں
کئی میل کے لمبے چوڑے خطاب والے عقل
خطائی کی چوہیں بلکہ ہوائی پھلجھڑی چھوڑنے کے
وزن پر تیلے ہوئے ہیں - شبرات کا جلوہ ابھی سے
خوشی کے مارے پھول کر مرغ (مرغے) کے
سے پھیلے بن رہے ہیں - انجمنیں تو شروع سے ہماری
سے شبرات ہو رہی ہے کیونکہ فصلی عارضوں
سے مجسم حلوہ بن رہے ہیں - رہا حلوہ کا تقسیم
کرنا تو اوس کی کچھ ضرورت نہیں کیونکہ ہر شخص
بیماری کی وجہ سے خود ہی حلوہ بنا ہوا ہے
اب رہی آتشبازی تو جناب من بازی سے
تو اللہ بچاوے پرہیز کرتے کرتے خود بخود جسم میں
آتش طیش بھڑک رہی ہے - البتہ دیکھا دیکھی ہونے
دو پیسے کی مشرمچی کرا کر کے چھوڑ دی - بس
کا حال بہت مشکل ہو گیا ہے - اور ایک مہتاب چھوڑا
جس کی روشنی سے آسمانی دنیا کی کل کاروائی
اور مردوں کے حساب و کتاب سب سے واقفیت
ہو گئی - پہرے پر تمام فرشتوں سے شیک
ہینڈ کرتے رہے غرضکہ اس کے بجھ جانے کے
کا بھی پرسش نہ ہوا - پھر ایک پٹاخہ کا پرانا پلیوہ چھوڑا
جس کے چھوڑتے ہی ہندوؤں کے حلق قلابازی
کھا گئے ایک ہوائی چھوڑی جو طوائفوں کے
کمروں پر سے استنجا کرتی ہوئی شاہجہانپور میں
فی النار ہو گئی اس کی آواز سے صدہا ارباب
نشاط کے سر کھل گئے ایک دم سب گانے
کے حق میں تان سین بن گئے - پھر ایک پھلجھڑی

چھوڑدیں جس کے چھوڑتے ہی تپ لرزہ کافور ہو گیا۔ سینکڑوں من مشک بنفشہ گل گاؤزبان گل خطمی کے ڈھیر لگ گئے۔ پھر انار چھوڑا اس کی سرسراہٹ سے عطاروں کو غش ہو گئی پھر پھلجھڑی اس کے چھوٹتے ہی شفتالوں کو وجد اور رمال حال ہونے لگا۔ ایک سرے سے سب ہمدرد والا ناچ ناچنے لگے۔ پھر ایک چھچھوندر چھوڑی اس کا حال کچھ نہ پوچھئے آگ لگتے ہی بلبلوں کی سیدہ سپید ہی میں جا گھسی۔ بوڑھی خراٹ ناگہ اور چھچھوندر بلبلی مرض اسہال میں مبتلا ہو کر خود بخود دواؤں کی طرح اٹھارہی بیماری آرزو کرنے لگے۔ اب خیال فرمائے کہ ہوٹلے ورہٹے کی بنیاد ہی کیا ہے غرضکہ آتشبازی ختم ہو گئی شربت کا قل ہو گیا۔ انجانب نفلیں پڑھ کر چپکے سے لحاف تان کر اندر غنیمل ہو گئے۔

اسلامی دنیا

امیر البحر دولت عثمانیہ کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ جنگی جہازات عثمانی کی تعداد ۲۰۲ ہے ۱۸۱ معمولی کشتیاں ہیں جو بندروں پر کام کر رہی ہیں ۱۱۹ چھوٹے اگبوٹ ہیں۔ ان سب کی مجموعی تعداد ۳۵۰۲۲ ہے۔

بقول ہمعصر اللواء حجاز ریلوے کے چندہ دہندہ کی مجموعی تعداد اس وقت تک ۳ لاکھ ۵۰ ہزار پونڈ عثمانی یعنی ۵۳ لاکھ روپیہ ہے۔

سلطنت عثمانیہ آجکل فنون جنگ کیطرف بہت کچھ توجہ فرما رہی ہے۔ چنانچہ حال میں کمانڈر انچیف افواج سلطانی نے یورپ کی تمام ترکی سفارتوں کے فوجی عہدہ داروں کو لکھا ہے کہ جن جن ممالک میں تم متعین ہو وہاں فنون حرب کے متعلق جو نئی کتابیں شائع ہوئی ہوں ان کا ایک ایک نسخہ بھیجدیا جائے اور ساتھ ہی ان کے جنگی مشقوں کے متعلق ایک مفصل رپورٹ ارسال کیجائے جن کے دیکھنے کا انہیں کافی موقعہ ملا ہے۔

ممالک عثمانیہ کے تمباکو کی اجارہ دار کمپنی کو پچھلے سال ۲۰۰۰۰۰ پونڈ خالص منافع ہوا اس کمپنی کی جائداد اور سرمایہ ۲۰ لاکھ پونڈ کا ہے ۷ فیصدی کے حساب سے حصہ داروں میں منافع تقسیم ہوا۔ اور قریبا اتنا ہی ریزرو فنڈ میں داخل کیا گیا۔

سلطنت عثمانیہ میں ۱۳۰۰ بڑے ڈاکخانے ہیں جن کے ذریعہ سے غیر ممالک کی ڈاک کی آمد و رفت ہوتی ہے۔

طرابلس الغرب میں معلمین کو طریقہ تعلیم سکھانے کی غرض سے ایک ٹریننگ کالج قائم کیا گیا ہے۔

جاسوسوں کی رپورٹیں

میرٹھ میں سالانہ جلسہ چاندماری فوج کا بڑی دھوم دھام اور رونق پر ہے۔ افواج پنجاب کے جنگی لاٹ بھی سب رونق افروز ہیں۔

حضور گورنر بمبئی نے ۱۴ دسمبر کو جوناگڈھ میں تالاب آبرسانی کا افتتاح فرمایا۔ لارڈ نارتھکوٹ کے نام سے منسوب کیا گیا۔

سلطان زنجبار نے خان بہادر امام شریف کو مع مسٹر ... کے ساتھ ایک تمغہ عطا فرمایا۔ یہ ہندوستان سے بغرض پیمائش بھیجے گئے تھے ... پورا کیا۔ سلطان زنجبار کو نہایت خوش رکھا۔

شاہ ہالینڈ و ملکہ ہالینڈ کے مابین صلح ہو گئی وہ ہیگ میں لوٹ آیا۔ پرنس ... شکار کا بہت دلدادہ تھا گھوڑ دوڑ و جوا بازی کرتا بہت قرضہ چڑھ گیا تھا۔ ملکہ نے اس کی ادائیگی سے انکار کیا جس پر وہ ایل ... سے بکثرت پیش آتا تھا۔

نیشنل بینک آف انڈیا کی شاخ کولمبو نے ایک جعلی نوٹ کے باعث ۵۴ ہزار روپیہ نقد کا دھوکا کھایا۔

میونسپلٹی کلکتہ نے شاہ ایڈورڈ ہفتم کی خدمت میں بصورت حضور والیسرائے ایڈریس مع ... بھیجنے کے لئے ۱۵ ہزار روپیہ منظور کیا۔

محسود زبیریوں کی سرکوبی کے لئے ٹانک میں ذخیرہ برگیڈ مزید بٹالین اور توپیں بھی ہونگی۔ ڈیرہ اسماعیل خان سے صرف ۴۰ میل ہے۔ ایک طرف درہ گومل دوسری طرف جنڈولہ سرحد کی تنگ قابو ہے۔

... کمیشن سے ظاہر ہے۔ بہار ... پر گورنمنٹ انڈیا بابت معاملہ رشوت پہلے سے

لائسنس تھی۔ کرم کانڈی کو ۲ ماہ قید رکھا ... گواہی دی۔ بیانات چونکا دینے والے ہیں۔

کابل کی خبر ہے کہ انتظام بلا خلل عیش ہے۔ سررشتہ خانہ داری و خفیہ خدمت میں ۵ لاکھ سالانہ کی تخفیف کی افواہ ہے۔ کابل میں ڈاکٹر ... نے دوستانہ سفارت جدید امیر کی مبارکباد کے لئے آکر چلی گئی۔ ہندی مسلمانوں کا سرکاری ڈیپوٹیشن ۲۴ نومبر کو ڈکہ ۲۰ کو جلال آباد پہنچا۔ کمال اعزاز ملا۔ سب تندرست ہیں۔

مسٹر ایچ ایم رستم جی شریف کلکتہ ... رنگون سے کلکتہ چل پڑے۔

کرنل ڈین سرحدی لاٹ صاحب ڈیرہ اسماعیل خان میں آئے رؤسا نے کارروائی پیش دی۔ یہاں سے بنوں گئے۔

مسٹر کروگر کا پورٹریٹ ... برلن میں آیا ہے اس کی خاص وجہ ظاہر نہیں کی گئی۔

نیویارک میں جنرل ملر نے ساڑھے لاکھ ڈالر سے ایک جدید توپ کا کارخانہ بنایا جو ایک منٹ میں ۱۰ فیر کریگی۔

حضور لارڈ کرزن صاحب ماہ اپریل میں جدید سرحدی صوبہ کی سیر فرمانے کو تشریف لائیں گے۔

زبیریوں کی سرکوبی کے لئے جو ذخیرہ برگیڈ ٹانک میں جمع ہوگی۔ اوس کی کمان پر خود جنرل ... مقرر کئے گئے۔

مہارانی ریجنٹ صاحبہ میسور بنگلور میں تشریف لائیں۔ ہمراہ خزانہ بلاری کو گئی ہیں۔

پچھلے سال گورنمنٹ مدراس کو تاڑی کے محصول سے ۱۰ لاکھ ۳۰ ہزار روپیہ کی آمدنی ہوئی۔

مسٹر اے ایچ ٹی مارٹنڈیل صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ فروری میں واپس تشریف لائیں گے۔

۱۴ دسمبر کو لنڈن میں جنوبی افریقہ کی چارٹرڈ کمپنی کے جلسہ میں ڈیوک ابرکارن صدر تھے کہا کہ امن قائم ہونے کی دیر ہے۔ صوبہ روڈیشیا بڑی رونق و آسودگی میں شہرت پائیگا۔ اس ملک میں سونے کی قیمتی کانیں نشو و نما پانے پر روئے زمین پر سب سے قیمتی ثابت ہونگی۔

دلیسہ ... عورتوں کو خط انجیل کی تعلیم ... ایک خاص مدرسہ شروع جنوری سے کھولنا قرار پایا۔ علاوہ وعظ کے ڈاکٹری تعلیم بھی دیں گے۔ کل خرچ ... میسور صاحب نے دیا ہے۔ قطار مکانات تعمیر کی گئی ہے۔

میدان جنگ میں اکثر ڈچوں کے جلسے منعقد ہوتے رہتے ہیں اور علامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اتباع قبول کرنے کی طرف ڈچوں کی رغبت بہت بڑھی ہوئی ہے۔

کپتان چینڈلر کو حکم ہوا ہے کہ لنڈن سے واپسی کے وقت عدن میں آکر اوس کمیٹی میں شامل ہوں جو عدن کی کیولری فوج کے مصارف کفایت کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے وہاں عنقریب منعقد ہونے والی ہے۔

چوکیوں کی زیادتی نے اسباب میں ... سہولت پیدا کر دی کہ ارمیلو۔ جیتھل اور کرو... کے اطراف و جوانب میں جنگی کارروائی باقاعدہ طور پر جاری رہیں۔

مدراس میں مسٹر آر ... بی اے ایل ایل بی ... عیسائی ہو گیا۔ یہ شملہ کا منصف ہے۔

مدراس کا وکٹوریا پبلک ہال ملکہ قیصرہ مرحومہ کے جشن جوبلی کی یادگار رہن بنا تھا ۵ ہزار روپیہ کے لیے رہن پڑا ہے ۔ یہ روپیہ مہاراجہ وزیانگرم کا دینا ہے ۔ حضور نے ۱۰ ہزار کا وعدہ کیا ۔ باقی ۵ ہزار عام چندہ سے پورا کرینگے ۔

حصار میں ۱۵ دسمبر سے خیراتی کام کھولے جاوینگے ۔ کرنال میں بھی قحط کے آزمائشی کام جاری کرنا ہوگا ۔

پچھلے ہفتے دہلی میں ٹڈی دل نے فصلوں کا نقصان کیا ۔ کرنال میں بھی نمودار ہوا ۔

پٹنا کمیشن میں اہل کمیشن نے کہا کہ جو گل کرم کا ندی کا ہی شہادت بحق الزام کے براہ راست ہے ۔

راجکماروں کی فوج خاص میں جودہپور کے اسپے سنگھ اور گوپال سنگھ بھی داخل کئے گئے

خرچ بغرم کے پیشہ سر آغا جان حیدرآباد سندہ میں آئے ۔ سول سرجن نے عمل جراحی کیا ۔

کلکتہ میں ندوۃ العلما کا جلسہ بڑی دہوم دہام سے ہو رہا ہے جس کے منڈوے میں ۰۰ ہم نشینیں پائی گئیں ۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے بھی بڑے دن کی تعطیلوں میں کرایہ کی رعایت منظور کرتی ہے ۔ ۲۰ دسمبر تا ۱۱ جنوری ۔

الہ آباد میں دو دیسی چند فوجی گورے شہد پر چڑھنے کے لیے گرفتار ہوئے تھے وہ سب

درہ سپرد کئے گئے ہیں ۔

ہندی افواج کے سٹاف افسران کے دیسی اردلیوں کو سرکاری خرچ پر بیسکل گاڑیاں دیجاوینگی ۔

ہندی ٹکسالوں سے ایک لاکھ ۵۰ ہزار کا سامان گورنمنٹ دو بلیوں (آسٹریلیہ) کو بھیجا گیا ہے ۔

ہز ایکسلنسی لارڈ منٹو اس سال آئندہ کے لیے بمبئی کے شیرف مقرر کئے گئے بجائے مسٹر جیس بگ انڈلے کے ۔

کرنل براؤن صاحب بجائے جنرل ہارٹن کے لاہور ڈسٹرکٹ کی فوجی کمان پر مقرر کئے گئے ۔

حیدرآباد دکن میں ۱۵ لاکھ ایکڑ اراضی زیر کاشت کپاس ہے پیداوار ۷ فیصدی زیادہ ہوگی ۔

مسٹر ایکوین ہارٹس صاحب ولایت سے ہندوستان میں آئے ہیں بطور ایجنٹ گورنمنٹ کے کابل جاوینگے کہ حالات معلوم کریں ۔

دلپسند خضاب

ہم دیکھتے ہیں کہ اس زمانہ میں لوگوں کو خضاب کا بیحد شوق پیدا ہو گیا ہے اسیوجہ سے اشتہار بازوں نے وہ طوفان مچا رکھا ہے کہ پناہ بخدا ۔ اکثر شکایتی خطوط ہمارے پاس آتے رہتے ہیں ۔ کسی خضاب کی نسبت یہ شکایت ہوتی ہے کہ اس سے منہ تو خاصا کالا ہو جاتا ہے صرف ہاتھ پاؤں سفید ہونے کی کسر رہ جاتی ہے ۔ کسی کی نسبت یہ شکایت ہوتی ہے کہ سختی کے مارے بال سیندہ کے کانٹے بنجاتے ہیں کسی کی نسبت یہ شکایت کہ بو کے مارے دماغ پھٹنے لگتا ہے ۔ ہمنے بھی کئی ایک چند اشتہار بازوں سے خضابوں کا امتحان کیا واقعی ان میں کوئی نہ کوئی عیب ضرور پایا ۔ جب سے اخبار کے خریداروں سے شکایتیں سنتے سنتے ہمارا ناک میں دم آگیا تو ہم کو ان کی شکایتیں رفع کرنے کا خیال پیدا ہوگیا ۔ خدا کے فضل و کرم سے ایک نسخہ ہم کو دستیاب ہوگیا ۔ ہم نے اچھی طرح تجربہ بھی کر لیا ۔ اس خضاب میں بال برابر بھی کوئی نقص نہیں دیکھا ۔ علاوہ اس صفت کے کہ لگاتا ہی بال خوب سیاہ کر دیتا ہے ۔ یہ ایک بڑی بات ہے کہ بجائے بدبو کے خوشبو ہے جس کو ضرورت ہو شوق سے اسکا استعمال کرے ۔ ترکیب استعمال کا پرچہ اس کے ساتھ بھیجا جاتا ہے ۔ قیمت فی بکس ۲ عدد علاوہ محصول پارسل ۔ نقد قیمت یا وی پی کی درخواست آنے پر بھیجا جائیگا ۔ راقم فرخ

طاعونی نقشہ

تاریخ	مبتلا طاعون	اموات طاعون	اموات کل امراض
۸ دسمبر	۱۵	۳۰	۱۱۶
۹ // //	۱۹	۲۴	۱۱۲
۱۰ // //	۱۴	۲۲	۱۱۶
۱۱ // //	۴۰	۱۵	۱۳۲
۱۲ // //	۲۵	۱۳	۱۲۰
۱۳ // //	۲۵	۲۱	۹۴
۱۴ // //	۲۳	۲۵	۱۱۵

مطبع جمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبدالمجید فرخ دہلوی مالک اڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا